मौलाना आज़ाद नेशनल उर्दू यूनिवर्सिटी مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی
MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY
پارلیمنٹ ایکٹ کے تحت ۱۹۹۸ء میں قائم شدہ مرکزی یونیورسٹی
گچی باؤلی' حیدرآباد 032 500-تلنگانہ
فون:-040-23006606' 15-23006612 (104)' فیکس:23006606' ای میل:-manuupro1@yahoo.com' ویب سائٹ:www.manuu.ac.in

Press Release پریس ریلیز

6/فروری 2019

# اختیارات کا مصلحت کے تحت عدم استعمال نقصاندہ

## اردو یونیورسٹی میں خواتین کے متعلق قوانین پر مقابلے۔انعامات کی تقسیم۔جناب شفیق رحمٰن مہاجر کا لکچر

حیدرآباد،6/فروری (پریس نوٹ) خواتین کو عمومی طور پر کمزور سمجھا جاتا ہے جو غلط سوچ کا نتیجہ ہے۔خواتین کے متعلق قوانین کے نفاذ کی ذمہ داری میں عورتوں کو زیادہ سے زیادہ شامل کرنے سے بہتر نتائج برآمد ہوں گے۔ممتاز ایڈوکیٹ جناب شفیق رحمٰن مہاجر نے آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں قومی کمیشن برائے خواتین، نئی دہلی کی جانب سے منعقدہ خواتین سے متعلق قوانین کے تحریری مقابلے کے انعام یافتگان کی تہنیتی تقریب میں ان خیالات کا اظہار کیا۔پوسٹ گریجویشن کے جملہ 86 طلبہ نے حصہ لیا، سے 7 کو نقد انعامات دیئے گئے۔پہلا انعام محمد عمر 2000 روپے، دوسرا انعام محمد واجد 1500 روپے، تیسرا انعام 5 طلبہ رمیز، شبینہ بانو، اقبال، شبانہ معظم، محمد شکیل کو حاصل ہوا۔ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے صدارت کی۔

جناب شفیق رحمٰن مہاجر نے سلسلہ خطاب جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اپنے خیالات کو لوگوں کے اعتراض کے خوف سے خود تک محدود رکھنا، غیر ذمہ دارانہ فعل ہے۔حاصل اختیارات کو چھوٹی چھوٹی مصلحتوں کے تحت استعمال نہ کرنا، معاشرے کے لیے بڑے نقصان کا باعث ہوتا ہے۔حساس مسائل پر بات کرنا ضروری ہے۔تبھی بہتر حل تلاش کیے جاسکیں گے۔وکلاء کو صرف مقدمہ لڑنا سکھایا جاتا ہے۔جبکہ صلح جوئی سے کئی مسائل حل ہوسکتے ہیں۔کیونکہ کئی مقدمات کی وجہ محض انا پرستی اور تکبر ہوا کرتے ہیں۔طلاق کے مقدموں میں عمومی طور پر نقصان بچوں کا ہوتا ہے۔ممتاز ماہر قانون نے بتایا کہ اسلام میں نکاح کو ایک معاہدہ قرار دیا گیا ہے۔جس میں دو فریقین کچھ شرائط بھی وضع کرسکتے ہیں۔انہوں نے تقریباً 6 سال قبل شرائط کا مسودہ تیار کیا تھا جس میں طلاق کی صورت میں بچوں کے لیے ایک ٹرسٹ کا قیام، اگر خاتون اپنی مرضی سے طلاق لینا چاہے تو اس کے لیے اسی کے خاندان کی 3 بزرگ خواتین کی رضامندی جیسی شرائط شامل تھیں جس پر یہاں صرف بحثیں ہوئیں جبکہ کچھ عرصہ قبل جنوبی آفریقہ کی جمعیۃ العلما نے اپنے ایک اجلاس میں اس مسودہ کے نکات کو اپنے یہاں جگہ دی۔

ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے صدارتی تقریر میں کہا کہ پرہیز علاج سے بہتر ہے۔اگر مسلمان قرآن پر جو فرض ہے، عمل کریں تو خاندانی مسائل پیدا ہی نہ ہوں۔قرآن میں تمام انسانوں کی تکریم لازمی قرار دی گئی ہے۔اس طرح کسی بھی انسان کے لیے اس کی بیوی بھی قابل تکریم ہوجاتی ہے۔مسائل اسی وقت پیدا ہوں گے جب انسان دوسرے کو کم تر سمجھے گا۔شیطان بھی اسی لیے مردود ہوا کیوں اس نے تکبر کیا۔

پروفیسر شاہدہ، صدر شعبۂ تعلیماتِ نسواں نے کہا کہ قوانین تو بہت ہیں لیکن اس کے باوجود مسائل جوں کے توں ہیں۔اس طرح کے پروگرام کا مقصد طلبہ میں شعور بیدار کرنا ہے۔تاکہ طلبہ کو معلوم ہو کہ اس کے متعلق کیا قوانین ہیں اور وہ معلومات کی روشنی میں اچھے انسان بنیں۔محترمہ شبانہ قیصر، اسسٹنٹ پروفیسر، تعلیمات نسواں نے مہمان کا تعارف پیش کیا۔پی ایچ ڈی اسکالر ویمن ایجوکیشن سائمہ اطہر نے کارروائی چلائی۔محمد فرقان کی قرأت کلام پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔

نوٹ:- خبر اور تصویر ای میل سے روانہ کی جارہی ہیں۔

عابد عبدالواسع
پبلک ریلیشنز آفیسر